ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر افتخار احمد سلہری

اسسٹنٹ پروفیسر پنجابی، گورنمنٹ کالج، یونیورسٹی، لاہور

پنجابی لوک ادب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

Dr. Iftikhar Ahmed Sulehri
Assistant Professor Punjabi. Govt College University, Lahore.

1857 War of Independence in Punjabi Folk Literature

In this article the writer has discussed the war of independence1857 in Punjabi folk literature .In the beginning of the article the writer has told that East India company occupied punjab in 1849 .There were two purposes before company. To restore law and order and to generate revenew easily. This gave birth to rebellion because the local people had hatred against the policies of British.Roy Ahmad Khan Kharral was famous for his bravery in Gogaira at that time.He considered British as usurp.In 1857 the Joiya tribe refused to give land tax .On this the British arrested many persons of Joiya tribe. Roy Ahmad Khan Kharral got prisoners released after mounting pressure on Deputy Commissioner. The freedom fighters like Murad Fityana and Sarang also stood by Roy Ahmad Khan Kharral in the war of independence.

Key Words: *War, Independence, Punjabi, Folk, East India Company, Punjab, Law and Order, British.*

ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۲ اپریل ۱۸۴۹ء کو پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اب پنجاب پر کمپنی کی حکومت شروع ہو گئی۔ کمپنی کے سامنے دو ہی بڑے مقاصد تھے۔۔ ایک تو یہاں امن قائم کیا جائے اور دوسرا مالیہ آسانی سے وصول کیا جاسکے۔ ظاہر ہے امن سے حملہ آور یہی مراد لیتے ہیں۔

کہ ان کے سامنے کوئی سر نہ اٹھائے اور بیرونی حملہ آوروں کو کسی آزادی کی لہر کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور لگان کی وصولی کے لئے ہی تو بیرونی حملہ آور دوسرے علاقوں پر قبضہ کرتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں پنجاب کے مقامی لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی۔ وہ پہلے اپنے مقامی قبیلوں کے سرداروں کو لگان دیتے تھے لیکن اب ایک ایسی قوم ان کے سر پر مسلط تھی جو ان کے رسم ورواج سے بالکل نابلد تھی۔ اسی وجہ سے پنجاب کے اندر لگان کے طریقہ کار اور جبری وصولی کے خلاف بغاوت شروع ہوئی۔ اس وقت میرٹھ اور دہلی کے سپاہی بھی انگریزوں کے جبر سے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تنگ آ چکے تھے۔ فوجیوں کے لئے ترقی کے تمام راستے بند کر دیئے گئے تھے۔ اسی طرح جنگِ آزادی کی ایک اور وجہ گائے اور سور کی چربی والے کارتوسوں کا استعمال تھا۔ ان کارتوسوں کو استعمال کرنے سے پہلے دانتوں سے کاٹنا پرتا تھا، جو مسلمان اور ہندو سپاہیوں کے مذاہب کے خلاف تھا۔ سپاہیوں نے ان کارتوسوں کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا اور انگریزوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ احسان ایچ۔ ندیم کے مطابق:

> "It was the case of 'greased cartouche' equally despicable by Hindus and Muslims. They were already apprehensive of the plans of the English to convert the whole population of India to their faith, Christianity, when the greased cartouche was introduced to be used in the new kind of musket by the sipahis. They had earlier been required to bite the paper with mouth from cartridge before the new 'invention' which though seemed to be at the training stage. The introduction of greased portion to be touched now by mouth was a prerequisite for use of the ammunition" (1)

لیکن ہم اپنے اس مقالے میں لوک ادب کے ذریعے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی پر روشنی ڈالیں گے۔

اس وقت ہندوستان کا دارالحکومت کلکتہ تھا۔ دہلی، آگرہ اور اودھ آزادی کی جنگ لڑنے والوں کے بڑے مراکز تھے۔ اس لئے کلکتہ کا پورے ملک سے رابطہ ٹوٹ گیا۔ پنجاب اور سرحد کے رہنے والے انگریزوں کا کلکتہ اور لندن سے رابطہ صرف کراچی کے ذریعے رہ گیا۔ انگریزوں کی کوشش تھی کہ پنجاب اور سندھ میں امن و سکون ہو تاکہ جرنیلی سڑک رسد اور فوج کے آنے جانے کے لئے کھلی رہے۔

اُن دِنوں ساہیوال (منٹگمری) کے بجائے گوگیرہ ضلع کا صدر مقام تھا۔ اس علاقے کے لوگ پہلے ہی انگریزوں کی پالیسیوں سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن جب انگریز حکومت نے گوگیرہ چھاؤنی کے مقامی سپاہیوں سے ہتھیار واپس لئے تو ان کے دلوں میں انگریز کے خلاف مزید نفرت پیدا ہو گئی۔

گوگیرہ میں اس وقت رائے احمد خاں کھرل کی بہادری کا بڑا چرچا تھا۔ وہ ضلع گوگیرہ کے ایک گاؤں جھامرا کے رہنے والے تھے۔ وہ انگریزوں کو غاصب اور ظالم سمجھتے تھے۔ ۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو جوئیا قبیلہ نے انگریزوں کو لگان دینے سے انکار کر دیا۔ جس وجہ سے انگریزوں نے جوئیا قبیلے کے بہت سے لوگوں کو قید کر لیا۔ عورتوں اور بچوں پر ظلم

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

گئے۔رائے احمد خان کھرل کو جب اس بات کی خبر ملی تو وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے اور کہا کہ قیدیوں کو رہا کر دو ورنہ حالات اور خراب ہو جائیں گے۔ڈپٹی کمشنر نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کچھ قیدی چھوڑ دیئے۔

احمد خاں چائیاں گھوڑے دیاں واگاں، مکّے پدھ سفر انے

جاہگاں اوس دے اتے اپڑ گیا، جتھے حکومت بنائے نیں جیل خانے (۲)

ابھی بھی کچھ قیدی جیل میں تھے۔رائے احمد خان اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر جیل کے اندر گئے۔قیدیوں کو کھانے پینے کی اشیاء فراہم کیں اور ساتھ ہی یہ مشورہ بھی دیا کہ موقع ملنے پر جیل سے باہر نکلنے کی کوشش کریں۔۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو قیدیوں نے جیل کی دیوار توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کی تو جیل کے محافظوں نے ان پر گولی چلادی۔اس موقع پر ۱۵۱ افراد مارے گئے۔میوٹنی رپورٹ کے مطابق:

"Fifty one prisoners were killed and wounded." (3)

اے ڈی اعجاز اس واقعہ کے بارے میں اس طرح رقم طراز ہیں:

"ہک پکی پیڈی مقامی روایت مطابق ۱۴۵ قیدی مارے گئے۔جیہناں دیاں لاشاں جیل دے کول اک پرانے کھوہ "باگڑ کی ڈل" دے وچ سٹ دِتیاں گئیاں۔"(۴)

انگریزوں نے اس واقعہ کا ذمہ دار احمد خان کھرل کو ٹھہرایا اور انھیں گرفتار کرنے کے بہانے لوگوں پر ظلم کرنے شروع کر دیئے۔رائے احمد خان کھرل سے لوگوں کی یہ حالت دیکھی نہ گئی تو انہوں نے خود ہی ڈپٹی کمشنر کے سامنے اپنی گرفتاری پیش کر دی۔اس طرح انہیں جیل بھیج دیا گیا۔لوگ اپنے محبوب لیڈر کی رہائی کے لئے بے چین تھے۔لوگوں کا یہ جذبہ اور جوش دیکھ کے ڈپٹی کمشنر نے رائے احمد خان کو رہا کر دیا۔

انگریزوں کو سمجھ آگئی تھی کہ جب تک یہ دلیر مجاہد زندہ ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔اس لئے انہوں نے رائے احمد خاں کھرل کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ایک دن برکلے نے رائے احمد خاں کھرل سے جنگی ضرورت کے لئے گھوڑی مانگی تو احمد خاں کھرل نے آگے سے یوں جواب دیا:

انگریز برکلی آہندا اے، رائے احمد دیوں گھوڑیاں

تیری لندنوں لکھ لیاوساں نیک نامی

رائے احمد آہندا اے، رنّاں، بھوئیں تے گھوڑیاں، ونڈ کسے نہ دتیاں

ہوندیاں، بت دے وچ ساہ سلامی (۵)

جب انگریزوں کی یہ چال بھی ناکام ہو گئی تو انہوں نے ایک اور حربہ استعمال کیا اور راوی کے سرداروں کو ۱۷ستمبر کو سرفراز خان کھرل کے گھر اکٹھا ہونے کی دعوت دی تاکہ مل جل کر کوئی اور راستہ نکالا جا سکے اور آزادی کے ان جانبازوں کو کسی بھی طرح کوئی لالچ دے کر خریدا جا سکے۔ لیکن وہ اپنے ان ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آزادی کے ان متوالوں نے مقررہ تاریخ سے ایک دن پہلے ہی ایک میٹنگ میں اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ یک جان ہو کر انگریزوں کی مکارانہ چالوں کا مقابلہ کریں گے۔

> "جدوں ۱۸۵۷ء دی جنگ آزادی وچ ۱۶ستمبر دی رات نوں احمد خاں دی صدارت وچ راوی دے راٹھاں دا اِک اکٹھ ہویا تاں قرآن تے ہتھ رکھ کے ساریاں ایہہ عہد کیتا کہ اوہ انگریز سرکار دے خلاف ہِک مٹھ ہو کے لڑسن۔"(۶)

میٹنگ کے ختم ہوتے ہی سب سردار اپنے اپنے علاقوں کو لوٹ گئے تاکہ گھر جا کر انگریزوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر سکیں۔ لیکن کمالئے کے سردار سرفراز خاں اور ماچھیا نگڑیال قرآن پر ہاتھ رکھ کر کئے ہوئے وعدے سے مکر گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غداری کی اور مجاہدوں کی اس میٹنگ کی خبر سرفراز خان کھرل نے راتوں رات انگریز تک پہنچا دی۔ میوٹنی رپورٹ کے مطابق:

> "The first information of the intended insurrection was brought to me by Surfiraz Khan, Khurral, on the night of 16th. He insisted on seeing me about 11P.M, stating at the had something of great importance to communicate, and on being admitted informed me that all the chiefs of Ravee tribes, who were present at the sudder on heavy moochulkas, had fled with all their followers, and that there could be no doubt that they intended to rise immediately." (7)

ایہہ خبر سن کر انگریز افسر برکلے رائے احمد خان کھرل کو گرفتار کرنے کے لئے جھامرے پہنچا لیکن رائے احمد خان کھرل راوی کے پار جا چکے تھے۔ برکلے نے جھامرے کے کئی افراد قید کر لئے اور گاؤں کو جلا دیا۔ اس کے جواب میں مجاہدوں نے رائے احمد کھرل کی قیادت میں موضع اکبر پر قبضہ کر کے گوگیرہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن مخبری کی وجہ سے یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ مجاہدین نے فتح پور جا کر مورچے لگائے اور ۲۰ستمبر ۱۸۵۷ء کو انہوں نے انگریزوں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کو مشکل میں ڈال دیا۔ اگلے دن ۲۱ ستمبر کو گاؤں گشکوری کے نزدیک سر توڑ حملہ کیا۔ صبح سے لے کر شام تک لڑائی ہوتی رہی۔ شام کے وقت احمد خان کھرل نے کنویں سے وضو کر کے عصر کی نماز پڑھنی شروع کی، جب انکا سر سجدے میں تھا عین اسی وقت انکو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ ایک لوک کہانی میں اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

"وقت ہو گیا نماز دا۔ جیس وقت راء احمد خاں سجدے وچ سر دھریا، کافی وقت گزر گیا ہویاہا۔ انگریز برکلے نال ہوروی ساتھی ہان پنج ست۔ اوہ لُکے ہوئے ہان بھئی ہٹ گئے ہوسن پچھانہہ۔ اسیں — ہُن چُپ کرکے، پیر رکھ کے چلے جاویے۔ اوہ لگے جاندے ہان کھاڑی دے اُتے کہ ہکس وار احمد خان نماز پڑھدا پیا نظر آ گیا۔ دھاڑے سنگھ، مہر سنگھ دے پُتر سیہان لیا۔ اوس آکھیا، "برکلے صاحب! ایہہ احمد خاں نماز نیتی کھلاہے۔" اوس آکھیا" گولی مار دیؤ۔" کئیں آہدن: دھاڑے سنگھ دی گولی لگی ہے۔ کئیں آہدن: ہک ہور سکھ ہے اوس گولی ماری ہے۔"(۸)

رائے احمد خان کھرل کی شہادت کے بعد مراد فتیانہ نے ان کی موت کا بدلہ لیا۔ مراد فتیانہ اور انگریز افسر برکلے کے درمیان لڑائی ہوئی۔ مراد فتیانہ کے پاس اس وقت سانگ تھی اور برکلے کے پاس تلوار تھی۔ مراد نے سانگ ماری تو برکلے ہوشیاری کے ساتھ اچھلا تو سانگ گھوڑے کی زین کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ لڑائی کے دوران برکلے نے سانگ کا اگلا سرا پکڑ لیا اور آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچتا رہا کہ مراد نزدیک آکر مارا جاسکے۔ اچانک ایک مجاہد سوجھے بھدرو نے یہ دیکھا تو اس نے سوچا کہ اس طرح تو مراد مارا جائے گا۔ وہ اپنی بھیڑیں چھوڑ کر ان کی طرف بھاگا۔ اُس کے پاس بڑا سا ڈنڈا تھا اس نے وہ پوری طاقت کے ساتھ برکلے کے سر پر دے مارا اور اسے گھوڑے سے نیچے گرادیا۔ مراد کی سانگ نے اسے ہمیشہ کی نیند سلادیا۔ مراد فتیانہ کا ذکر ایک ڈھولے میں یوں ملتا ہے۔

انگریز برکلی تے مراد فتیانا
وچ میدان دے گئے رل کھڈ کاری
انگریز دی سانگ کجھ چھلانگ اے
تے مراد دی سانگ کجھ بھاری
مراد دلیل دا پڑیا انگریز تے
اوس سانگ جگر وچ ماری
تے انج کڈھ سٹے وسو
جیویں مٹ وچوں لچھا لیندا اجھول للاری (۹)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مراد فتیانہ اور برکلے کے درمیان لڑائی کا نقشہ ایک لوک کہانی میں اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

"قدرتی جیویں دہشت پھیلی نا کہ اوہناں پچھانہہ گھوڑے بجار کھے۔ برکلے دا گھوڑا دریا دے بیٹ دے اَٹ اچ پھس گیا۔ مہر مراد دی گھوڑی بہوں تیز طرار ہا۔ اوہدا کوئی پیر زمین تے لگدا کوئی لگدا ای نہ۔ اج اوس دی تعریف۔ پہلا فائر برکلے دا مہر مراد دی کھبی تلی اچ لگا۔ دوسرا پھیر اوس نہیں کرن دِتا۔ نیزہ مارے اتے برکلی نوں پار ٹپ گیا۔ ہک سوجھا نامی بھدر وا وہ وی نال ہا مہر مراد دے۔ اوہناں برکلی دا سر لاہ کے زین نال بنھ لیا۔" (۱۰)

برکلے کے قتل کے بعد انگریز طیش میں آ گیا۔ اس نے سینکڑوں گاؤں کو نظر آتش کر دیا۔ مراد فتیانہ کو پکڑ کر پھانسی لگا دی، اسکی جائید اد ضبط کر لی اور اسکی اولاد کو جیل میں ڈال دیا۔ اپنے وطن کی آزادی کی خاطر جان کی بازی لگا دینے والے اس جانباز کا نام تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ پر صد افسوس کہ مؤرخین نے تاریخ میں کہیں بھی انکا ذکر نہیں کیا لیکن آزادی کے ڈھولوں میں انکی بہادری کا ذکر موجود ہے جو انکے نام کو امر کر گیا۔ مراد فتیانہ اور انگریز برکلے کے درمیان مقابلے کے بارے میں ایک اور ڈھولا پیش خدمت ہے۔

برکلی دی بگھی اے کالی، مراد آہدا اے
کنڈ دے کے نہ بھج جاویں انگریز برکلیا
پڑ وچ وجے آں دویں آن کھڈاری
اگے چاچا احمد مار مکایا ای
میں تے وی آویں اسے ڈانگ کڈ کے چاڑھی
جھکائی سانگ پتر دلیل دے ٹوپ انگریز دا
کھلا ای ڈھالی
ڈھاندے نوں ماریاں ڈانگاں سوجھے بھدر ودے
جوان دی ڈانگ دی گھوکر آوے
جیویں چھکی اے کوئی نامے ہاری
مرے انگریز برکلی دی چیچی اپڑ گئی کاہلی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میماں کھلیاں بانہواں کر کے روندیاں (۱۱)

سوجھا بھدرو مراد فتیانہ کا گہرا دوست تھا۔ اس نے ساری تحریک میں مجاہدین کا ساتھ دیا۔ وہ ڈنڈا سوٹا چلانے کا ماہر تھا۔ اسکی گوریلا کاروائیوں سے انگریز بہت پریشان تھے۔ جب مراد فتیانہ اور برکلے کی لڑائی ہو رہی تھی اس وقت بھی سوجھے بھدرو نے برکلے کے سر پر ڈنڈا مار کے زمین پر پھینک دیا جسکی وجہ سے وہ گرتے ہی مر گیا۔ پروفیسر عزیز الدین احمد اپنی کتاب "پنجاب اور بیرونی حملہ آور" میں اس واقعہ کے بارے میں اس طرح لکھتے ہیں۔

"سوجھا بھدرو جیسا سورما بہت کم مائیں جنم دیتی ہیں۔ جب برکلے مراد فتیانہ کے بالے سے زخمی ہو کر گرا تو سوجھے بھدرو نے لاٹھی کے وار سے اُسے کیفر کردار کو پہنچایا"۔ (۱۲)

انگریز کی ہر ممکن کوشش کے باوجود سوجھا بھدرو انگریز کے ہاتھ نہ آیا۔ سوجھے بھدرو کی بہادری کا ذکر ایک لوک گیت میں یوں ملتا ہے۔

شابش گھتو سوجے بھدرونوں
جس ڈھاندے نوں ڈانگ ماری
تے کھدو کرا انگریز سٹیا سو
پیو دادے دی پیڑی سوتاری (۱۳)

نادر شاہ قریشی گاؤں شیخ موسیٰ کا رہنے والا تھا۔ وہ بہت بہادر مجاہد تھا اور رائے احمد خان کھرل کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اس نے انگریزوں کے خلاف مجاہدوں کی بڑی مدد کی۔ اکتوبر ۱۸۵۷ء کے آخر میں انگریزوں نے اس کو پکڑ لیا اور سزا کے طور پر کالے پانی بھیج دیا۔

پنڈی شیخ موسی دے وچوں نادر شاہ قریشی ٹوریو نیں
پنچھی نکھیڑیا ہنساں دی ڈار دا (۱۴)

جب نادر شاہ قریشی کو گرفتار کر کے کالے پانی بھیجا گیا اس وقت مہر بہاول اور مہر مراد نے وصیت کی تھی کہ اگر ہم دونوں بھائی نادر قریشی سے پہلے وفات پا گئے تو ہمارے درمیان میں نادر شاہ قریشی کی قبر کے لئے جگہ رکھی جائے۔ اس لئے ان کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ اس کی وضاحت اک لوک کہانی میں یوں ملتی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"نادر شاہ قریشی پھڑ تیج کے کالے پانی چلا گیا۔ اوتھے مہر بہاول مہر مراد وصیت کیتی کہ
جے اسیں دویں بھراپہلے فوت ہو جاویے تاں اساڈے درمیان اچ نادر قریشی دی
قبر دی جگہ رکھنا۔ وت انجیں ای ہویا۔"(۱۵)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ساہیوال کے مجاہدین میں سارنگ کا نام نمایاں ہے۔ وہ سیّد کے قریب ایک بھینی میں راء ہماند کے گھر پیدا ہوا۔ جس طرح اُپیرے کے کھرلوں میں رائے احمد کا نام نمایاں ہے، بالکل اُسی طرح بیگے کے کھرلوں میں سارنگ کا نام نمایاں ہے۔ پنجاب میں انگریزوں کی آمد پر وہ اُن سے ناراض ہو گیا تھا۔ اس نے انگریزوں کے خلاف ہر موقعے پر رائے احمد خاں کا ساتھ دیا۔ ۲۱ ستمبر کو جس وقت گشکوریاں میں لڑائی ہوئی۔ اس وقت اُس نے ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا اور آخرکار احمد خاں کھرل کے ساتھ لڑتے ہوئے اسی دن شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ سارنگ کے سر کی انگریزوں نے نمائش کی تھی۔ پروفیسر عزیزالدین احمد کے مطابق:

"بیگے کے کھرلوں کا سارنگ، جس نے احمد خاں کے ساتھ ہی جامِ شہادت نوش کیا تھا
اور اس کے سر کو بھی نمائش کے لئے رکھا گیا تھا۔"(۱۶)

ایک لوک گیت میں سارنگ کی شہادت کے بارے میں وضاحت اس طرح ہوتی ہے۔

کئی سو سکھ تے انگریز وڈھ دھرتی تے آندے، کاری اُٹھیا اے ملکاں دا ہتھ ایمان دا
انگریز مل کے ماریا سارنگ ہماند دا جیہڑا ثانی اے راء احمد خاں دا
جیہڑے دے نہ مارے احمد تے سارنگ، میاں جہانا
اوس دہاڑے دھرتی وی ڈولے نالے سوہا اے رنگ آسمان دا(۱۷)

سارنگ مراد فتیانہ کا دوست تھا۔ ان دونوں کے رائے احمد کھرل کے ساتھ بہت گہرے تعلقات تھے۔ وہ دونوں انگریز کے لئے خوف اور دہشت کی علامت بنے ہوئے تھے۔ انگریز ان دونوں سے ایسے ڈرتا تھا جیسے کوا غلیل سے ڈرتا ہے۔ سارنگ کی بہادری کے بارے میں ایک ڈھولے کے بول پیشِ خدمت ہیں۔

کال بلیندی نار دکیتا شور ہنگامہ
اُرے احمد پرے سارنگ
وچوں گئیاں دروڑ راتھ جہاناں(۱۸)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے مجاہدین میں ایک نام موکھے ویہنے وال کا بھی ہے۔ موکھا انگریزوں کے لئے سر درد بن چکا تھا۔ انگریزوں نے موکھے کو پکڑنے کی بہت کوشش کی اور ایک دن موکھا پکڑا گیا۔ موکھے کو اس کے دو ساتھیوں سمیت سزا کے طور پر کالے پانی بھیج دیا گیا۔

ایہناں انگریزاں لبھ لیالال گا جی دا کا ٹھیا، مامد جلے دا کا ٹھیا
ولی داد مردانہ تے موکھا پُتر کوڑھی ویہینوال دا(۱۹)

موکھے نے سمندری جہاز میں سے چھلانگ لگا دی اور کئی دن تک سمندر میں ہی تیرتا رہا اور آخر کار خیریت سے گھر پہنچ گیا۔ ایک ڈھولے میں اس واقعہ کو اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

"جس ویلے وچ ٹاپو دے وڑے ویہنیوال، چت دیس تے چایا اے مُڑ
سنے بیلیاں موکھے وچ چھڈی اے مار دھرک
کئی دہاڑے سنے بیڑیاں لُڑے وِچ نیل دے
اللہ او تھوں وی لیا نیں رکھ
میاں کماں آہندا اے: میریاں لکھ لکھ دُعائیں نیں
اگانہہ مد کھرلاں دی ہو وناا ے لئی آپیر بہاؤ الحق" (۲۰)

المختصر یہ کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۸۴۹ء میں پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اور یہاں کے لوگوں کی زندگی اجیرن کر دی۔ انگریزوں نے ہر طریقے سے یہاں کے لوگوں سے مالیہ نکلوانا چاہا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔ اسی وجہ سے بغاوت شروع ہوئی کیونکہ اس وقت مقامی سپاہی بھی انگریزوں کے جبر سے تنگ آ چکے تھے کیونکہ انہیں گائے اور سور کی چربی والے کارتوس استعمال کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ انگریزوں کی کوشش تھی کہ پنجاب اور سندھ میں امن رہے۔ لیکن مقامی لوگوں کے دل انگریزوں کی پالیسیوں سے متنفر تھے۔ اس وقت گوگیرہ میں رائے احمد خاں کھرل کی بہادری کے بہت چرچے تھے۔ وہ انگریزوں کو غاصب سمجھتے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں جوئیہ قبیلہ نے لگان دینے سے انکار کر دیا۔ جس وجہ سے انگریزوں نے جوئیہ قبیلہ کے بہت سے لوگ قید کر لئے۔ رائے احمد خاں کھرل نے ڈپٹی کمشنر پر دباؤ ڈال کر کچھ قیدیوں کو چھڑوا لیا۔ کچھ مجاہدین جیسے کہ مراد فتیانا اور سارنگ نے اُن کا بھرپور ساتھ دیا اور وطن کی آزادی کے لئے لڑتے ہوئے انہوں نے اپنی جان تک کی بازی لگا دی۔ پنجابی لوک ادب خاص کر ڈھولوں میں آزادی کی جنگ کے بارے میں واضح حوالے ملتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

حوالہ جات

۱۔ Ihsan H.Nadiem,Punjab and the Indian Revolt of1857 Lahore:Sang-e-Meel Publications, 2006,22.

۲۔ اے۔ڈی اعجاز، کال بلیندی، لاہور: پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، تیجی وار، ۱۹۸۶ء، ۱۱۱

۳۔ Mutiny Reports from Punjab & N.W.F.P,VoI II(Lahore:Al Biruni,1991),44.

۴۔ اے۔ڈی اعجاز، ۵۷۔

۵۔ اے۔ڈی اعجاز، ۱۳۰۔

۶۔ اے۔ڈی اعجاز، ۴۲۔

۷۔ Mutiny Reports from Punjab&N.W.F.P,45 .

۸۔ سعید بُھٹا، نابر کہانی (لہور: سانجھ، ۲۰۱۰ء)، ۵۰۔

۹۔ احسان اللہ طاہر، کنکاں نسرپئیاں (گوجرانوالہ: فروغ ادب اکادمی، ۱۹۹۷ء)، ۱۱۶-۱۱۷۔

۱۰۔ سعید بُھٹا، ۵۷۔

۱۱۔ احسان اللہ طاہر، ۱۱۸-۱۱۹۔

۱۲۔ پروفیسر عزیز الدین احمد، پنجاب اور بیرونی حملہ آور (لاہور: بک ہوم، ۲۰۱۸ء)، ۱۴۵۔

۱۳۔ احسان اللہ طاہر ۱۱۷۔

۱۴۔ اے۔ڈی اعجاز، ۱۷۱۔

۱۵۔ سعید بُھٹا، ۶۰۔

۱۶۔ پروفیسر عزیز الدین احمد، ۱۴۵۔

۱۷۔ اے۔ڈی اعجاز، ۱۴۸۔

۱۸۔ ڈاکٹر نوید شہزاد۔ "پنجابی گیتاں راہیں پنجاب دے انکھی سورمے"، پارکھ، شمارہ ۱ (۲۰۱۶ء): ۱۸۔

۱۹۔ اے۔ڈی اعجاز، ۱۷۱۔

۲۰۔ اے۔ڈی اعجاز، ۱۵۸۔